واصل باللہ

حضرت خواجہ محمد فیض اللہ قدس سرہُ العزیز

تعارف:

آپ کا اسم گرامی محمد فیض اللہ ہے اور تاریخ ولادت ۱۱۴۳ھ بمطابق ۱۷۳۰ء ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد عرف خان محمد ہے جو اپنے وقت کے عظیم مفتی اور علوم ظاہری میں کامل تھے۔ تدریس میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ کوہاٹ شہر کے نزدیک موضع شادی خیل میں ایک عرصہ تک درس دیتے رہے۔ آپ کے علم وفضل کا ایک عالم گواہ تھا۔

تعلیم:

آپ نے اکیس (۲۱) برس کی عمر میں تمام علوم ظاہر کی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ فن خطاطی میں بے مثل بھی تھے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد تھوڑے عرصہ میں آپ کی شادی ہوگئی۔

فنون حرب میں مہارت:

احمد شاہ ابدالی، حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ کی دعوت پر ہندوستان حملہ کرنے والا تھا۔ آپ نے بھی قلیل عرصہ میں فنون حرب کی تربیت حاصل کی اور احمد شاہ ابدالی کی فوج میں شامل ہوگئے۔ تھوڑے عرصہ بعد سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دینے کے لئے قلعہ رام پور میں تعینات کیے گئے۔

باطنی انتساب:

آپ قلعہ رام پور میں سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے کہ ایک دن قلعہ سے باہر حضرت خواجہ سید جمال اللہ قدس سرہ باغ میں اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ سیر کر رہے تھے۔ آپ کی نظران پر پڑی فوراً قلعہ کی دیوار سے اتر کران کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہونے کی استدعا کی۔

حضرت سید جمال اللہ قدس سرہ نے آپ کو اپنے دست حق پر بیعت فرما کر آپ کی تربیت وتکمیل کے لئے اپنے خلیفہ خاص حضرت خواجہ سید محمد عیسیٰ قدس سرہ کے حوالے کر دیا۔ آپ ایک عرصہ تک خواجہ سید محمد عیسیٰ قدس سرہ کی خدمت میں رہ کر باطنی تربیت حاصل کرتے رہے۔ جب اُنھوں نے اپنے آبائی وطن چودھوان شریف جانے کا قصد کیا تو آپ کو حضرت خواجہ سید جمال اللہ قدس سرہ کی خدمت پر حاضر باشر پر معمور کر دیا چنانچہ آپ چار سال تک اس خدمت پر معمور رہے اور مرشد باصفا کی توجہ سے فیض عظیم حاصل ہوا۔

وطن مالوف کو واپسی:

حضرت سید جمال اللہ قدس سرہ نے آپ کو اجازت وخلافت عطا فرما کر وطن واپس جانے کا حکم دیا اور فرمایا:

''ملک افغانستان جاؤ اور اہل دنیا کو نور ہدایت سے منور کرو''

آپ تقریباً اٹھارہ سال بعد وطن واپس آئے تو کوہاٹ شہر کے نواح میں موضع ڈوڈہ میں قیام فرمایا کیونکہ آپ کو اسی جگہ اپنے بزرگوں سے واقفیت تھی اس وقت موضع ڈوڈہ میں تپ دق کی بیماری تھی اس لئے خلقت آپ کی خدمت میں آنا شروع ہوگئی اور فیض یاب ہوئی۔لوگوں کی بڑی تعداد نے آپ سے ظاہری اور باطنی فیض حاصل کیا۔

تصرفات

سوکھا درخت سرسبز ہوگیا:

جن دنوں حضرت خواجہ محمد فیض اللہ قدس سرہ تیزئی شریف (تیراہ) میں قیام پزیر تھے مسجد کے قریب ایک چبوترہ تھا جس پر آپ تشریف رکھتے تھے اور کتاب لکھا کرتے تھے۔اس چبوترے کے ساتھ دو قد آور درخت تھے۔زیتون کے یہ درخت کافی عرصہ سے خشک تھے آپ جس وقت پانی پیا کرتے تو بقایا پانی درختوں کے دامن میں ڈال دیا کرتے تھے ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں آپ کے پانی اور دعا کے اثر سے دونوں درخت سرسبز ہوگئے۔

فیضانِ نظر:

ایک دفعہ کوہاٹ شہر میں حاجی بہادر نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک میں چلہ میں تھے فارغ ہوئے تو تین چار دن روضہ مبارک میں بیٹھے رہے۔نزدیک ہی ایک سید شہزادہ صاحب بھی قیام فرما تھے رات کے وقت اکثر اوقات ملاقات ہوتی تو سید شہزادہ صاحب عموماً مرشد کامل نہ ملنے کا ذکر فرماتے۔ایک دن آپ نے فرمایا:

''اولیاء تو بہت ہیں لیکن کوئی حق کا متلاشی نہیں ملتا''

شہزادہ صاحب نے عرض کی کہ میں شہزادہ صادق ہوں.............فرمایا عاشق نہیں معشوق

تین دفعہ تکرار کی اور فرمایا: کسی بزرگ کے متلاشی ہو تو موضع طورو کے علاقہ میں سید صاحب ،صاحبِ کمال ہیں ایک نظر میں واصل باللہ کر دیتے ہیں۔سید شہزادے نے عرض کی مجھے پتہ بتایئے میں اسی وقت چلتا ہوں گودڑی کاندھے پر رکھ کر جانے کے لئے تیار ہوگئے۔حضرت خواجہ نے مزید آزمانے کے لئے فرمایا: موضع چودھوان میں ایک اور سید بزرگ ہیں جن کی ولایت سے ایک زمانے نے فیض حاصل کیا ہے۔عرض کی انہی کا پتہ بتائیں میں ابھی جاتا ہوں۔آپ نے جان لیا کہ یہ حقیقت میں طلب صادق رکھتا ہے۔آپ نے فرمایا: میرے پاس آؤ اور حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے پہلے بیعت فرمایا اور اک نگاہ کی اس کے بعد شہزادے صاحب کو کسی دوسرے سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ رہی۔بہت تھوڑا عرصہ میں خلافت سے مشرف ہو کر صاحب مجاز ہوئے۔

خلفاء:

آپ کے پانچوں صاحبزادگان:

(۱)خواجہ نور محمد (۲)خواجہ گل محمد (۳)خواجہ خان محمد (۴)خواجہ صالح محمد (۵)خواجہ محمد نور

دیگر خلفاء کے اسم گرامی یہ ہیں:

(۶)سید شہزادہ صاحب (۷)شیر محمد (۸)اخوان زادہ محمد شاہ صاحب (۹)مولوی محمد امین صاحب

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

وصال:

حضرت خواجہ محمد فیض اللہ قدس سرہ ۲۰ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ بمطابق ۱۸۱۹ء کو اس دنیا فانی سے عالم جادوانی کی طرف کوچ فر ماگئے۔مزار مبارک تیزئی شریف (تیراہ) میں مرجع خاص وعام ہے۔